تعلیم و تربیت کی اہمیت اور ضرورت

مؤلف: محمد حسن جمالی

پیشکش: مدرسہ علوم اسلامی نجف اشرف

سرشناسه	:	جمالی، محمدحسن، ۱۹۸۵- م.
عنوان و نام پدیدآور	:	تعلیم و تربیت کی اهمیت اور ضرورت/ مولف محمدحسن جمالی.
مشخصات نشر	:	مشهد: مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب. ۱۳۹۹.
مشخصات ظاهری	:	۱۹۶ ص.
شابک	:	۹-۴۶۲-۴۷۶-۶۰۰-۹۷۸
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپا
موضوع	:	اسلام و آموزش و پرورش / Islamic education
یادداشت	:	اردو . کتابنامه: ص.۱۷۹.
رده‌بندی کنگره	:	BP ۲۳۰/۱۸
رده‌بندی دیویی	:	۲۹۷/۴۸۳۷
شماره کتابشناسی ملی	:	۷۵۵۵۰۵۴

نام کتاب .... تعلیم و تربیت کی اهمیت اور ضرورت

مولف .... محمدحسن جمالی

ناشر .... مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب

صفحه آرایی و طراحی .... محمدصادق زاهدی مهدی آبادی

تعاون .... موسسه علوم اسلامی نجف اشرف

نوبت چاپ .... اول

قطع .... وزیری

شمارگان .... ۱۰۰۰ نسخه

قیمت .... ۲۰۰۰۰ تومان

چاپ .... دقت

شابک ۹-۴۶۲-۴۷۶-۶۰۰-۹۷۸

«حق چاپ محفوظ است»

بسم الله الرحمن الرحیم

مقدمہ مئولف:

اسلامی نورانی تعلیمات کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ تعلیم اور تربیت کے زیر سایہ ہی انسان کے لئے دنیا وآخرت کی کامیابی کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام انبیآء واولیاء الٰہی نے اپنی زندگی انسانیت کی تعلیم وتربیت کی راہ میں وقف کرر کھی-وہ اپنی زندگی میں پیش آنے والے گوناگون مسائل اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اس مقدس مشن کو آگے بڑھاتے رہے،بشریت کے سامنے چراغ ہدایت روشن کرتے رہے،عالم انسانیت کو قوانین واحکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے رہے،دنیا وآخرت دونوں میں کامیاب اور سعادت مند ہونے کے طریقوں کی نشاندہی کرتے رہے،تمام معروف ومنکرات سے آگاہ کرتے رہے اور دونوں جہاں میں سرفراز وسرخرو رہنے کے رموز واسرار سے آشنا کرتے رہے-آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد یکی بعد دیگری ائمہ ھدی علیہم السلام نے انبیاء کرام کے اس عظیم مشن کی بھرپور حفاظت کی اور احسن طریقے سے وہ اسے آگے بڑھاتے رہے-ان میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے لوگوں کے ذہنوں کو اسلام ناب کی تعلیمات کے نور سے منور کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا اور وہ علمی اور فکری طور پر انہیں مضبوط کرنے میں کوشاں رہے- یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا-یہاں تک کہ سلسلہ امامت کے بارہویں تاجدار حضرت امام مہدی (ع) حکم الٰہی سے پردہ غیبت میں چلے گئے تو آپ کے نائب خاص علماء عظام نے اس ذمہ داری کو نبھائی-ان کے بعد سینہ بہ سینہ مجتہدین وعلماء اعلام علوم آل محمد کو بشریت تک پہنچاتے رہے-آج بھی مکتب آل محمد کے پروردہ علمی شخصیات ہی دین اسلام کی حفاظت اور پرچار میں کوشاں ہیں-اسی مقدس ہدف کی تکمیل کے لئے بہت سارے ادارے فعال ہیں،جن میں سے ایک نجف اشرف کی سرزمین پر دینی خدمات میں سرگرم ادارہ موسسہ علوم اسلامی ہے-یہ ادارہ تقریبا بارہ سالوں سے مختلف شعبوں میں

نمایاں خدمات سر انجام دے رہا ہے خاص طور پر بچوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں علماء کرام پوری محنت اور جدو جہد کر رہے ہیں-یہ کتاب موسسہ علوم اسلامی کے مسئولین کی جدو جہد سے چھپ کر منظر عام پر آئی ہے-اس کتاب میں بہت سارے اہم مطالب جیسے تعلیم وتربیت کا مفہوم،اصول سمیت تدریس کی تعریف، تدریس کی روشیں،استاد اور شاگردوں سے متعلق شرائط ،اسلامی تعلیمات کی اہم خصوصیات، مغربی نظام تعلیم کے نقائص،سوالات کے فوائد اور کتب اربعہ کا تعارف وغیرہ پر بحث ہوئی ہے-امید ہے یہ علمی اثر طلباء سمیت تمام مطالعے کا شغف رکھنے والوں کے لئے مفید ثابت ہو جائے-آخر میں بندہ موسسہ علوم اسلامی نجف اشرف کے جملہ آراکین خاص طور پر مجھ سے مسلسل رابطے میں رہنے والے مؤسسے کے سرپرست اعلی جناب شیخ شبیر شاکری اور مدیر محترم برادر ارجمند آقای سید حسنین کاظمی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے حقیر کی اس مختصر علمی کاوش کو چھپوانے کا اہتمام کیا-اللہ تعالی اس ادارے کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے،اس سے منسلک ہو کر خدمات سر انجام دینے والے علماء کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو اخلاص سے علوم محمد وآل محمد (ع) کی زیادہ سے زیادہ ترویج واشاعت کی توفیق دے-

محمد حسن جمالی

حوزہ علمیہ مشہد مقدس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے منان کا شکر ہے جس نے ہمیں محمد وآل محمد علیہم السلام سے محبت رکھنے والے گھرانے میں پیدا کیا اور ان کے بے نظیر مکتب سے کسب معارف حقہ کی توفیق بخشی-خوش نصیب ہیں وہ افراد جن کی شب وروز کلام الہی سمیت احادیث ائمہ پر بحث و تحقیق میں گزر رہے ہیں-خوشبخت ہیں وہ لوگ جن کی زندگی کے لحات دین مبین اسلام کی تبلیغ ترویج اور نشرواشاعت میں گزر رہے ہیں اور سعادت مند ہیں وہ دانشمندان جو انفرادی اور گروہی شکل میں دینی ثقافت کو دنیا میں عام کرنے میں کوشاں ہیں جس کی مثالیں دنیا بھر میں کم وبیش فروان نظر آتے ہیں-اگر ہم باب العلم نجف اشرف کی سرزمین پر اس کے نمونے دیکھنا چاہئیں تو ہمیں انفرادی اور اجتماعی شکل میں ایسے بہت سارے علمی اور فرہنگی ادارے دیکھنے کو ملتے ہیں جو بہترین خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن میں سرفہرست موسسہ علوم اسلامی کا نام لیا جاسکتا ہے جو عرصہ دراز سے مختلف شعبوں میں خاص طورپر بچوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں اچھی کارکردگی دکھا رہا ہے-اس موسسے کی شاندار کامیابیوں میں سے ایک موسسہ فاطمہ الزہراء فاونڈیشن کے شعبہ تحقیق کا مسئول جناب آقای محمد حسن جمالی صاحب کے اس علمی اور تحقیقی اثر کو چھاپ کر منظر عام پر لانے کے لئے اقدام کرنا ہے- واقعتاً تعلیم وتربیت کی اہمیت اور ضرورت کے عنوان سے مولف نے اس کتاب میں جدید زاویہ فکر سے انتہائی مفید مطالب کی جمع آوری کی گئی ہیں,بدون مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ حوزہ ویونیورسٹی دونوں کے طلاب کی فکری تربیت کے لئے مفید اور ثمر بخش ہے-خدائے متعال کی بارگاہ میں موسسہ علوم اسلامی کی ترقی اور اس کے آراکین کی مذید توفیقات خیر کے لئے دعاگو ہیں- مخفی نہ رہے کہ اس سے پہلے برادر ارجمند جناب آقای حسن جمالی کی دو بنیادی کتابیں (شیعہ عقائد کا تجزیہ وتحلیل اور حدیث شناسی کے اصول واحکام) موسسہ فاطمہ الزہراء فاونڈیشن کو چھاپ کر منظر عام

پر لانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور آیت اللہ جوادی آملی کی ایک اہم کتاب کا اردو ترجمہ اشاعت کے مرحلے میں ہے-انشاء اللہ بہت جلد چھپ کر منظر عام پر آئے گی-موسسہ فاطمہ الزہراء فاونڈیشن کے لئے موصوف کی علمی قابل قدر خدمات رہی ہیں اور انشاءاللہ العزیز رہیں گی-یہ ادارہ چند سالوں سے تعلیم وتربیت، خالص ثقافت اسلامی کا پرچار، فقراء مساکین کی مالی کمک اور ایام فاطمیہ کے احیاء کی بھرپور کوشش کر رہا ہے-اس کے اغراض ومقاصد میں سر فہرست علوم آل محمد (ع) کی تعلیمات کو کتابوں اور ویڈیو کلپس وغیرہ کے ذریعے عام کرنا ہے-اللہ تعالی تمام دینی خدمات میں مصروف افراد کو خاص طور پر موسسہ علوم نجف اشرف اور موسسہ فاطمہ الزہراء فاونڈیشن کے جملہ آراکین کی توفیقات خیر میں مذید اضافہ فرمائیں آمین

شیخ منظور نجفی بانی وسرپرست فاطمہ الزہراء فاونڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دور حاضر میں نئی نسل کی دینی تربیت کے بارے میں علماء دین اور مؤمنین کی شرعی ذمہ داریوں کی تشخیص بہت ضروری ہے۔چونکہ اکثر مؤمنین اس عظیم امر کو والدین کے وظائف میں شمار ہی نہیں کرتے،ان کے خیال کے مطابق دینی تربیت کی ذمہ داری فقط علماء دین پر عائد ہوتی ہے۔اسی بناپر وہ اپنی اولاد کو قرآن و محبت اہلبیت (ع) کی تعلیم اور دینی احکامات و عقائد اسلامی سکھانے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے۔اگر نئی نسلیں بے راہ روی کا شکار ہوجاتی ہیں تو وہ فورا علماء کرام کو تنقید کا نشانہ بنا لیتے ہیں جبکہ دین مبین اسلام نے والدین کی ذمہ داری قرار دی کہ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسے قرآن و حب اہلبیتؑ کی تعلیم اور اسے نماز کا پابند بنائیں۔چودہ سال تک احکام الہی سے آگاہ کریں،اس کے ذھن کو (خرافات مرجئہ) دوسرے غلط عقائد اور بری باتوں کی طرف جانے سے پہلے فرامین معصومینؑ سے بھر دیں اور اسلامی عقائد کو اس تک پہنچائیں۔ مؤسسہ علوم اسلامی نجف اشرف کے علماء ودانشمندان عرصہ دراز سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستانی مؤمنین کے نونہالوں کی دینی تربیت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، ذاتی طور پر وہ اگر ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے قاصر ہیں تو اپنے دوست احباب سے ملکر اپنے اپنے علاقوں میں تربیتی اداروں کی تشکیل اور علماء کرام سے رابطہ قائم کرکے ان کی سرپرستی میں نونہالوں کی تعلیم و تربیت کا بندو بست کریں۔

یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ اکثر لوگ مختلف وجوہات و مشکلات کی بناپر اپنی اولاد کی تربیت کے لئے وقت نہیں دے پاتے ہیں، خصوصا وہ مؤمنین جو رزق حلال کی تلاش میں بیرون ممالک جاکر کئی سال تک واپس نہیں آسکتے اور بچوں کی مائیں بھی اتنی پڑھی لکھی نہیں ہوتیں۔جس کی بناء پر وہ صحیح معنوں میں اولاد کی تربیت نہیں کرسکتیں۔مؤسسہ علوم اسلامی نجف کے علماء و دانشمندوں کی ہمیشہ

سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس قسم کے درپیش مسائل کو کس طرح حل کیا جائے۔ان مؤمنین کو اپنی اولاد کی دینی تربیت کے سلسلے میں کیا کرنا چاہیے ؟

ہماری خوش نصیبی ہے کہ حوزہ علمیہ قم اور مشہد مقدس کے بعض علماء کرام نے بھی مدرسہ علوم اسلامی نجف اشرف کے اساتذہ و دانشمندان کے اس عمل خیر کو سراہتے ہوئے اپنی خدمات اور تعاون کی یقین دہانی کرائی ہیں اور عملی طور پر قدم بڑھائے ہیں ،ان قابل قدر علماء دین میں سے ایک جانی پہچانی شخصیت دانشمند محترم آقای محمد حسن جمالی صاحب ہیں ، جنہوں نے ادارہ مؤسسہ علوم اسلامی کی گذارش پر تعلیم وتربیت کی اہمیت اور ضرورت کے موضوع پر ۸۷ مقالات لکھے اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ مطالب پر مشتمل ان مقالات کو کتاب کی شکل میں اشاعت کرنے کی سعادت ادارہ ھذا کو نصیب ہوئی۔امید کرتے ہیں کہ یہ کتاب اولاد کی دینی تربیت کے درد مند والدین کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ دانشمند عزیز قدر محمد حسن جمالی صاحب کو ہماری صدی کے عظیم اسلامی مفکر حضرت آیۃ اللہ جعفر سبحانی (دام ظلہ) کی شیعہ عقائد پر لکھی گئی بے مثال کتاب محاضرات فی الالہیات اور دیگر قابل استفادہ اسلامی کتابوں کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا بھی شرف حاصل رہا ہے ۔رب العالمین سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی نئ نسل کی دینی تربیت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور علوم محمد وآل محمد کے نشر واشاعت کی توفیق نصیب فرمائے۔

ادارہ موسسہ علوم اسلام نجف اشرف

فہرست:

پہلی فصل: تعلیم وتربیت کا مفہوم.......... ۱

قرآن کریم کی نظر میں انسان کے اوصاف ۴

ا: روح ۵

۲ : نفس.......... ۶

۳: فطرت ۶

۴: عقل ۸

دوسری فصل: اساتذہ سے مربوط اہم شرائط.......... ۹

ا) تعلیمی قابلیت.......... ۹

۲) مہارت ۱۰

۳) شفیق ہونا ۱۰

۴) مومن اور متقی ہونا.......... ۱۱

۵) اخلاص.......... ۱۱

۶) حریص ہونا ۱۲

۷) تعلیم وتربیت سے دلچسپی ہونا.......... ۱۲

طلباء سے مربوط اہم شرائط.......... ۱۳

۱) مقصد پر مکمل ایمان لانا ۱۳
۲) جدوجہد اور تلاش.. ۱۴
۳) مطالعہ و مباحثہ ۱۵
۴۔استقامت وصبر ۱۷
۵) ارادہ وعشق ۱۹
۶) تحصیل کا اصلی ہدف مجہول کو معلوم میں بدلنا ہو.. ۲۲
۷) برنامہ ریزی اور مسلسل محنت ۲۴
۸) فکری آزادی ۲۶
۹) برے افراد کی ہمنشینی اختیار نہ کرنا.. ۲۷
۱۰) جدید ٹیکنالوجی کی دنیا سے اچھی طرح واقف ہونا ۳۰
۱۱) حسد اور تکبر کی بیماری سے بچنا ۳۳
۱) عداوت اور دشمنی ۳۶
۲) محسود کا اظہار غرور ۳۶
۳) تعجب.. ۳۶
۴) مقصد تک نہ پہنچنے کا خوف ۳۷
۵) بخیل اور باطنی خباثت کا مالک ہونا ۳۷
تکبر کا مفہوم اور اس کے برے نتائج وآثار کا لب لباب: ۳۷

غرور و تکبر کے اہم اسباب: ۴۳
۱) علم ۴۳
۲) نیک اعمال و عبادات ۴۴
۳) حسب و نسب ۴۵
۴) ظاہری حسن و جمال ۴۶
۵)۔ مال و ثروت کی فراوانی ۴۶
۱۲) آئیڈیل کی تلاش ۴۸
۱۳) لکیر کا فقیر نہ ہونا ۵۴
۱۴) عزت نفس کا خیال رکھنا ۵۹
۱)۔ نفس مسولہ ۶۰
۲) نفس امارہ ۶۰
۳) نفس لوامہ۔ ۶۰
۴) نفس ملہمہ۔ ۶۱
۵) نفس مطمئنہ ۶۱
۱۵) خدا پر توکل ۶۱
علم کی تعریفیں: ۶۵
دین کی تعریفیں: ۶۶

تیسری فصل: تعلیم وتربیت کے اہم اصول ۶۸
۱) فطرت کے مطابق ہونا ۶۸
فطری امور کے نمونے یہ ہیں: ۷۱
۱) حقیقت جوئی کی حس: ۷۱
۲) عدالت خواہی : ۷۹
۳) جامعیت ۸۸
۴) انسانیت دوستی ۱۰۱
۴) اعتدال ۱۰۷
چوتھی فصل: اسلامی تعلیم وتربیت کی اہم خصوصیات: ۱۲۲
۱۔ سرچشمہ وحی الٰہی ۱۲۲
۲۔ محضر خدا ہونے پر انسان کو یقین کی دولت بخشنا........................ ۱۲۳
۳۔ قانون فطرت کے مطابق زندگی کے امور کو سرانجام دینے پر ابھارنا ۱۲۸
۴۔ آئیڈیل کا تعارف ۱۳۰
۵۔ جامع ہونا ۱۳۴
پانچویں فصل: تدریس کی تعریف اور اس کی خصوصیات: ۱۴۴
کامیاب اساتذہ کی بارہ اہم خصوصیات ۱۴۹
اساتذہ کے اہم حقوق................................ ۱۵۱

شاگردوں کے اہم حقوق ۱۵۳
تعلیم کی روشیں ۱۵۶
چھٹی فصل: تعلیم وتربیت کے اصلی منابع ۱۵۸
قرآن کریم کا مختصر تعارف: ۱۵۸
اصول کافی کا مختصر تعارف: ۱۶۰
فروع کافی کا مختصر تعارف: ۱۶۳
کتاب من لایحضرہ الفقیہ کا مختصر تعارف: ۱۶۳
کتاب تہزیب الاحکام کا مختصر تعارف: ۱۶۵
کتاب استبصار کا مختصر تعارف: ۱۶۸
صحیفہ سجادیہ کا مختصر تعارف: ۱۷۱
نہج البلاغہ کا مختصر تعارف: ۱۷۴
منابع ومصادر: ۱۷۶

پہلی فصل: تعلیم وتربیت کا مفہوم

انسانیت کے وجود کے لئے تعلیم اور تربیت سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں ، ان دونوں کے بغیر انسان میں انسانیت کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا،اسے کمال اور سعادت کی منزل تک پہنچانے کے لئے ان تمام وسائل اور ذرائع کو فراہم کیا جن کی اسے ضرورت تھی، اسی طرح انسان کی ہدایت کے لئے خداوند متعال نے اپنی لاریب کتاب کو نسخہ ہدایت کے طور پر نازل کی اوررسول ظاہری و باطنی کے ذریعے اس کی ہدایت کا انتظام مکمل کیا ،انبیاء آئے اور انسان کو حقیقی کمال کی طرف راہنمائی کی ، بشر کو دنیا وآخرت کی سعادت کے رازوں اور بھیدوں سے آگاہ کیا اوراسے مفید و مضر کاموں سے آشنا کیا ۔ چنانچہ انسان کی عقل (رسول باطنی)، رسول ظاہری اور کتاب الہی کی تعلیمات سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت ہی انسان کا وہ عظیم سرمایہ ہے جس کے بل بوتے پر ہی وہ کمال کی منزل پر قدم رکھ سکتا ہے اوراس کی ابدی سعادت واخروی نجات اسی سے جڑی ہوئی ہے۔

یہ بات طے ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں انسانیت کا حامل بننے کی استعداد تو رکھی ہوئی ہے لیکن اسے پروان چڑھا کر مرحلہ فعلیت تک لے آنے کا ذمہ دار خود انسان کو ٹھرایا ہے۔ اس نے اپنے نبیوں،رسولوں اور نمائندوں کے ذریعے انسان کو حق اور باطل کا راستہ دکھایا اور مقام عمل میں انسان کو خود مختار بنایا -چنانچہ آج پوری دنیا میں انسان طرح طرح کے جرائم، فسادات اور شیطانی کاموں میں مرتکب ہو رہاہے تواس کی بنیادی وجہ اس کا اپنی خداداد خود مختاری کی نعمت سے سوء استفادہ کرنا ہے ۔ تعلیم اور تربیت کے بغیر انسان نہ خدا کی معرفت حاصل کر سکتا ہے

اور نہ ہی کائنات اور دیگر مخلوقات کی شناخت۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تعلیم وتربیت سے تہی اور محروم انسان دنیا میں حیوانوں کی طرح زندگی گزار کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

تعلیم کا لفظ مادہ علم سے ہے اور یہ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ لفظ علم جاننے کے معنا میں ہے تو لفظ تعلیم کا سادہ معنا ہو گا علم سکھانا، دوسروں کو دانش کی دولت سے مالا مال کرنا۔ لفظ " تربیت" کا درست مفہوم سمجھنے کے لئے اس کی ریشہ یابی بہت ضروری ہے۔ جب ہم لغت کی کتب کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں اس لفظ کے تین ریشے دکھائی دیتے ہیں: الف: ربا،یربو زیادہ اور نشوونما پانے کے معنی میں ہے۔ ب: ربی، یربی پروان چڑھنا اور برتری کے معنی میں ہے۔ج: رب،یرب اصلاح اور سرپرستی کے معنی میں ہے[۱]۔ مفردات راغب کے بقول "رب" مصدری معنی کے لحاظ سے کسی چیز کو حد کمال تک پہنچانے، پرورش اور پروان چڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[۲]

صاحب التحقیق کے بقول لفظ رب کسی چیز کو کمال کی طرف لے جانے، نقائص کو تخلیہ اور تحلیہ کے ذریعے رفع کرنے کے معنی میں ہے [3]۔ شہید مطہری لکھتے ہیں: تربیت انسان کی حقیقی صلاحیتوں کو نکھارنے کا نام ہے۔ ایسی صلاحیتیں جو بالقوہ جانداروں میں موجود ہوں انہیں بالفعل پروان چڑھانے کو تربیت کہتے ہیں۔ اس بناء پر تربیت صرف جانداروں سے مخصوص ہے۔[۴]

---

۱) طلال بن علی متی احمد، مادہ اصول التربیہ الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، جامعہ امُ القری، الکلیہ الجامیہ، ۱۴۳۱ھ، ص ۸

۲) معجم مقاییس اللغۃِ ص ۳۷۸، لسان العرب، ج ۲ ص ۱۴۲۰، مجمع البحرین ج ۲، ص ۶۳

۳) حسن مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۳۰ق، ج ۴، ص ۲۰

۴) مرتضی مطہری، تعلیم وتربیت در اسلام، تہران: صدرا، ۱۳۳۷ش، ص ۴۳

افلاطون نے اگرچہ دانش اور علوم کے بارے میں بہت سارے مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے لیکن ڈاکٹر نقیب زادہ کے مطابق (۲۷ ۱۳، ص۲۰) اس کے تمام مباحث کا محور تربیت کی بحث ہے کتاب (جمہوریت) میں اس کے تعلیم اور تربیتی نظریے کی ہونے والی وضاحت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس حوالے سے اس کا نظریہ دانش وآگاہی پر استوار ہے [۵]۔افلاطون تعلیم اور تربیت کے درمیان فرق کا قائل ہے، اس کے مطابق ان دونوں کے درمیان عام وخاص کی نسبت پائی جاتی ہے یعنی تربیت عام اور تعلیم خاص ہے اس کی نظر میں تربیت سے مراد انسان کی ذاتی استعداد کو شکوفا کرکے مرحلہ قوہ سے مرحلہ فعلیت تک پہنچانے کا نام ہے۔اس رو سے تربیت کا عمدہ ہدف انسان کی برجستہ استعداد کو کشف کرکے اسے معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد بنانا ہے۔

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے جب ہم اپنے معاشرے کی موجودہ تعلیمی درسگاہوں پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں ان میں نہ فقط تربیت کا فقدان دکھائی دیتے ہیں بلکہ تعلیمی سقم بھی واضح طور پر نظر آتے ہیں - آج ہمارے تعلیمی مراکز میں اساتذہ سٹوڈنس کو تعلیم کے نام پر اصطلاحات اور فارمولے تو ازبر کراتے ہیں مگر ان کو تعلیمی اصل ہدف تک پہنچانے میں مدد نہیں کرتے،اسی طرح ہمارے تعلیمی اداروں میں طلباء کی تربیت کا کوئی نظام ہے ہی نہیں - یہی وجہ ہے کہ آج تعلیمی اعلی درسگاہ شمار ہونے والے کالجز اور یونیورسٹیز میں دوسری جگہوں کی نسبت کہیں زیادہ فحاشیت اور عریانیت کا بازار گرم دکھائی دیتا ہے،کیونکہ ان میں زیر تعلیم اکثر طلباء وطالبات تعلیم اور تربیت کی روح سے بیگانہ ہوتے ہیں وہ کتابوں کی اصطلاحات رٹ کر آگے بڑھتے ہوئے کالج اور یونیورسٹی میں پہنچے ہوئے ہوتے ہیں - چنانچہ ان کا ہدف ڈگری لے کر کہیں جاب کرنے میں منحصر ہوتا ہے،

---

[۵]) طوسی، ۱۳۵۴، ص۲۸-۲۵

ان کی چھپی استعداد شکوفا نہیں ہو چکی ہوتی جس کی وجہ سے تعلیمی اعلی مراحل طے کرنے کے باوجود ان میں خیر وشر اور صلاح وفساد کی تمیز کی قوت کا فقدان رہتا ہے۔ بدون تردید تربیت کے بغیر حاصل کی جانے والی تعلیم نہ فقط مفید نہیں بلکہ مضر ہے جس کی مثالیں تاریخ بشریت میں فروان پڑھنے کو ملتی ہیں۔ والدین اور اساتذہ یہ بات پلے باندھ لیں کہ معاشرے کے اندر پیش آنے والی تمام خرابیوں اور گھناونے جرائم کا بنیادی سبب بے تربیت افراد ہوتے ہیں ۔ مستقبل قریب میں معاشرے کی زمام آج کے بچوں نے سنبھالنا ہے جن کی تربیت کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ کے دوش پر ہے ۔لہذا اس عظیم ذمہ داری کو سیریس لیں اور ان کی تعلیم وتربیت دونوں کی طرف دھیان دیں تاکہ کل کلاں وہ معاشرے میں مفید انسان بن کر ابھر سکیں ۔

قرآن کریم کی نظر میں انسان کے اوصاف

یہ بات واضح ہو گئی کہ تربیت کا مقبول عام مفہوم انسان کی ذاتی استعداد کو شکوفا کر کے مرحلہ قوہ سے مرحلہ فعلیت تک پہنچانا ہے، جس کا عمدہ ہدف انسان کی برجستہ استعداد کو کشف کر کے اسے معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد بنانا ہے ،واضح سی بات ہے کہ اس ہدف تک رسائی انسان کی درست تصویر کشی اور اس کے اوصاف کی شناخت کے بغیر بہت مشکل ہے۔ اس اعتبار سے ہم پورے وثوق سے یہ کہسکتے ہیں کہ تربیتی نظام میں انسان کی توصیف سنگ بنیاد کی منزلت پر ہے، کیونکہ تربیتی نظام کے سارے اجزاء یعنی مفاہیم ،اہداف اور اصول وروش خود انسان کے اوضاع وحالات سے مربوط ہوتے ہیں مثلا" انسان کو کونسے مقصد کی جانب راہنمائی کرنی چاہیۓ ؟اس راستے میں انسان کی حرکت کیسی ہو؟ اسے کن طریقوں سے متحرک رکھنا چاہیۓ ؟ اسے کن کن مراحل اور منازل سے عبور کرنا چاہیۓ وغیرہ، یہ سب اس چیز سے مربوط ہیں کہ انسان کیسا موجود ہے؟ وہ کس طرح کے